السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کی نظر میں اس دور میں دعوت الی اللہ کے لیے کامیاب طریقے کیا ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس دور میں کامیاب اور مفید طریقہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا جائے' کیونکہ یہ اسباب وذرائع بہت کامیاب ہیں' یہ دودھاروالے ہتھیار ہیں۔ اگر ریڈیو' صحافت اور ٹیلی ویژن وغیرہ ذرائع کو دعوت الی اللہ اور اس دین کی طرف لوگوں کی راہنمائی کے لیے استعمال کیا جائے' جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے تو یہ ایک بہت بڑی بات ہوگی۔ امت کے افراد جہاں جہاں بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس سے نفع پہنچائے گا بلکہ اس سے اللہ تعالی غیر مسلموں کو بھی فائدہ پہنچائے گا' وہ بھی دین اسلام کو سمجھنے' اس کے محاسن کو جاننے اور دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کے راستہ کو پہچاننے لگیں گے۔

مبلغین اور مسلامن حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کے کام میں ریڈیو' صحافت' ٹیلی ویژن اور محفلوں میں کطابت کے طریقے سے جس طرح بھی ممکن ہو مقدور بھر حصہ لیں' جمعہ اور دیگر مواقع پر خطاب بھی دعوت الی اللہ کا ایک طریقہ ہے جو ممکن ہوں، ان سب کو استعمال کریں اور لوگوں تک دین کو تمام زبانوں میں پہنچائیں جو آج دنیا میں استعمال ہو رہی ہیں تاکہ دنیا کے تمام لوگوں تک ان کی اپنی زبان میں دعوت اور نصیحت پہنچ جائے۔ اس بات کی قدرت رکھنے والے تمام علماء' مسلمان حکمران اور مبلغین پر یہ واجب ہے تاکہ دنیا کے تمام اطراف واکناف بھر میں بولی جانے والی بولیوں میں پیغام حق کو پہنچایا جاسکے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کو بھی اس بات کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا:

یٰأَیُّہَا الرَّسولُ بَلِّغ ما أُنزِلَ إِلَیکَ مِن رَبِّکَ ... ٦٧ سورة المائدة

''اے نبی! جو ارشادات اللہ کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں سب (لوگوں کو) پہنچا دو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب تھا کہ آپ دین کو دوسرے لوگوں تک پہنچائے بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر یہ واجب تھا کہ' اسی طرح انبیاء کرام کے پیروکاروں پر بھی واجب ہے' اسی لیے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

(بلغوا عنی الایة)) (صحیح البخاري' احادیث الانبیاء' باب ما ذکر عن بنی اسرائیل' ح: ٣٤٦١))

میری طرف سے (آگے) پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو خطبہ دیتے تو ارشاد فرماتے ''

فلیبلغ الشاہد الغائب' فرب مبلغ اوعیٰ من سامع)) (صحیح البخاري' الحج' باب الخطبة ایام منی ہ: ١٧٤١ و صحیح مسلم' الحج' باب تحریم مکة وتحریم صیدہا______ الخ' ح: ١٣٥٤ مختصراً))

''جو ق شخص یہاں حاضر ہے' وہ (یہ بات) اس تک پہنچا دے' جو یہاں موجود نہیں ہے' ہوسکتا ہے کہ وہ شخص جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے بھی زیادہ یاد رکھنے واال ہو۔''

تمام امت کے لیے یہ واجب ہے کہ' خواہ وہ حکام ہو یا علماء یا تجاز یا دوسرے لوگ کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس دین کو آگے پہنچائیں اور دنیا میں استعمال ہونے والی مختلف زندہ زبانوں میں واضح اسلوب کے ساتھ لوگوں کے سامنے دین کی تشریح کریں اور احسن انداز میں اسلام کے محاسن' حکمتوں اور فوائد کو اجاگر کریں تاکہ دین کی حقیقت کو دشمن جان جائیں اور ناواقف اور دلچسپی رکھنے والے لوگ بھی پہچان جائیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص290

محدث فتویٰ